سوال

دی نماز کا بیان (32)

جواب

السلام علیکم ورحمة الله وبرکاته

معذور افراد کی نماز کا بیان

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

تہ!

مد!

ر افراد سے یہاں مراد بیمار، مسافر اور وہ شخص ہے جسے دشمن کا خوف لاحق ہو جو غیر معذور کی طرح صحیح طور پر نماز ادا نہ کر سکتا ہو۔ شارع نے ایسے افراد کو خصوصی رعایت دی ہے اور ان سے یہ مطالبہ کیا ہے کہ وہ حسب استطاعت نماز ادا کریں۔ یہ شریعت کی طرف سے ان کے لیے آسانی اور سہولت ہے تاکہ

ر تعالیٰ کا ارشاد ہے:

جَعَلَ عَلَيْكُمْ فِي الدِّينِ مِنْ حَرَجٍ...۷۸...سورة الحج

س نے تم پر دین کے بارے میں کوئی تنگی نہیں کی۔"[1]

اور مقام پر ارشاد فرمایا:

يُسْرَ...۱۸۵...سورة البقرة

مارے ساتھ آسانی کا ہے، سختی کا نہیں۔"[2]

جگہ ارشاد ہے:

لِّفُ اللَّهُ نَفْسًا إِلَّا وُسْعَهَا...۲۸٦...سورة البقرة

ی جان کو اس کی طاقت سے زیادہ تکلیف نہیں دیتا۔"[3]

فرمایا:

اللَّهَ مَا اسْتَطَعْتُمْ...١٦...سورة التغابن

مد تعالیٰ سے حسب طاقت ڈرو۔"[4]

سول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

تُكُمْ بِشَيْءٍ فَأْتُوا مِنْهُ مَا اسْتَطَعْتُمْ"

ں تمھیں کسی بات کا حکم دوں تو حسب طاقت اس پر عمل کرو۔"[5]

مذکورہ نصوص شرعیہ کے علاوہ اور بھی بہت سے دلائل ہیں جن میں بندوں پر اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم اور ان پر شریعت میں آسانی و سہولت کا تذکرہ ہے۔

ت میں جو آسانیاں اور سہولتیں ہیں، ان میں سے بعض کا تعلق ہمارے زیر بحث عنوان سے بھی ہے، اگر کسی شخص کو مرض، سفر یا خوف کا عذر لاحق ہو تو وہ کیسے نماز ادا کرے؟ لیجیے اس کی تفصیل ملاحظہ فرمائیے:

1۔ مریض کی نماز: نماز کبھی نہ چھوڑی جائے، اگر مریض ہے اور وہ کھڑا ہونے کی طاقت رکھتا ہے تو کھڑے ہو کر نماز ادا کرنا اس پر لازم ہے، اگر وہ کھڑا ہونے کے لیے لاٹھی وغیرہ کا سہارا لے لے تو کوئی حرج نہیں کیونکہ اگر واجب کی ادائیگی کسی سہارے کے ساتھ ممکن ہو تو اس کا استعمال واجب ہے۔

(1)۔

م کا اس امر پر اجماع ہے کہ جو شخص فرض نماز میں کھڑا ہونے سے عاجز ہے وہ جس طرح بھی سہولت کے ساتھ بیٹھ سکتا ہے اسی طرح بیٹھ کر نماز ادا کرے کیونکہ شارع علیہ السلام نے بیٹھنے میں اسے خاص صورت کے ساتھ پابند نہیں کیا وہ جس شکل میں بھی بیٹھ کر نماز ادا کر لے درست ہے۔

(2)۔

(3)۔

(4)۔

ورہ ترتیب کے ساتھ مریض کی نماز کا جواز صحیح بخاری وغیرہ کی درج ذیل حدیث سے ثابت ہوتا ہے :

حُصَينٍ رَضِیَ اللَّهم عَنهم قَالَ : كَانَتْ بِي بَوَاسِيرُ فَسَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهم عَلَيهِ وَسَلَّمَ عَنِ الصَّلَاةِ فَقَالَ : صَلِّ قَائِمًا فَإِنْ لَمْ تَستَطِعْ فَقَاعِدًا فَإِنْ لَمْ تَستَطِعْ فَعَلَى جَنْبٍ"

تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں :مجھے بواسیر تھی، چنانچہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نماز کی بابت سوال کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : کھڑے ہوکر نماز ادا کرو، اگر طاقت نہ ہو تو بیٹھ کر نماز پڑھو، اگر اس کی طاقت بھی نہ ہو تو پہلو کے بل لیٹ کر ادا کرلو۔ "[6]

حمۃ اللہ علیہ بعض علماء کا قول ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں :

نماز کے لیے پہلو کے بل لیٹنے کی طاقت نہ ہو تو پشت کے بل چت لیٹ کر پڑھ لو، چاہے اس کے پیر قبلے کی طرف ہوں۔ "اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے :

لِفُ اللَّهُ نَفسًا إِلَّا وُسعَها...٢٨٦... سورة البقرة

کو اس کی طاقت سے زیادہ تکلیف نہیں دیتا۔ "[7]

تنبیہ :۔

ن حضرات بیماری یا اپریشن کیوجہ سے نماز چھوڑ دیتے ہیں اور وہ یہ دلیل دیتے ہیں کہ وہ مکمل طور پر نماز ادا نہیں کرسکتے یا ان کے کپڑے ناپاک ہیں یا کوئی اور عذر پیش کرتے ہیں۔ اس بارے میں ہم کہیں گے کہ یہ ان کی بہت بڑی غلطی ہے کیونکہ کسی صورت نماز کو چھوڑنا قطعاً جائز نہیں اگرچہ

اللَّهَ مَا استَطَعتُم...١٦... سورة التغابن

مد تعالیٰ سے حسب طاقت ڈرو۔ "[8]

کوئی مریض کہتا ہے کہ جب تندرست ہوں گا تو جس قدر نمازیں چھوڑوں گا ان کی قضا دے دوں گا۔ اس مسئلے میں یہ اس کی لاعلمی یا سستی کا مظہر ہے۔ جس طرح ممکن ہو نماز وقت پر پڑھی جائے، اس میں تاخیر جائز نہیں ہے۔ ہر مسلمان کو اس بارے میں باخبر رہنا چاہیے۔

ہسپتالوں میں بھی دینی مسائل واحکام بتانے اور سمجھانے کا بندوبست ضرور ہونا چاہیے تاکہ مریضوں کو ان کے احوال کے مطابق نماز اور دیگر مسائل شرعیہ کا علم ہوسکے جن کی انھیں ضرورت ہے۔

(1)۔ اوپر ہم نے جو مسئلہ بیان کیا ہے وہ حکم اس شخص کے حق میں ہے جس کا عذر شروع نماز سے لے کر فارغ ہونے تک قائم رہا ہو، البتہ جس شخص نے کھڑے ہوکر نماز شروع کی، پھر نماز کے دوران کھڑا ہونے سے عاجز آگیا یا وہ آغاز نماز میں کھڑا ہونے سے عاجز تھا۔ پھر اس میں اثنائے نماز میں کھڑا ہو۔

اللَّهَ مَا استَطَعتُم...١٦... سورة التغابن

مد تعالیٰ سے حسب طاقت ڈرو۔ "

چنانچہ جس میں کھڑے ہونے کی قوت آگئی ہے تو بیٹھا ہوا کھڑا ہوجائے اور اگر کھڑے ہونے کی قوت نہیں رہی تو کھڑا ہوا بیٹھ جائے۔ اس طرح طبیعت کے مطابق نئی صورت اپنالے۔

ا(2)۔

ں(3)۔[9]

ں طرح سیدہ ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آنکھوں کی تکلیف کی وجہ سے زمین پر سجدہ کرنا چھوڑ دیا تھا۔ [10]

م میں نماز کا ایک بہت بڑا مقام ہے، ہر مسلمان پر فرض ہے کہ وہ حالت صحت اور حالت مرض میں حسب طاقت نماز قائم کرے۔ مریض کو نماز معاف نہیں لیکن وہ حسب حال اسے ادا کرے۔ ہر مسلمان پر فرض ہے کہ نماز کی اسی طرح حفاظت کرے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو ایسے

2۔ سوار شخص کی نماز : وہ شخص بھی اہل عذر میں شامل ہے جو حالت سفر میں کسی چیز یا جانور پر سوار ہو اور زمین پر کیچڑ یا بارش ہونے کی وجہ سے سواری سے اتر کر نماز پڑھنے میں اسے مشکل اور تکلیف محسوس ہو یا سواری سے اترنے کے بعد دوبارہ سوار ہونے سے عاجز ہو یا سواری سے اترنے کی وجہ سے ساتھیوں ۓ

لیٰ بن مرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے :

اللہُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ انتَهَى إِلَى مَضِيقٍ هُوَ وَأَصحَابُهُ وَهُوَ عَلَى رَاحِلَتِهِ ، وَالسَّمَاءُ مِن فَوقِهِم ، وَالبِلَّةُ مِن أَسفَلَ مِنهُم ، فَحَضَرَتِ الصَّلَاةُ ، فَأَمَرَ المُؤَذِّنَ فَأَذَّنَ وَأَقَامَ ، ثُمَّ تَقَدَّمَ رَسُولُ اللہ صَلَّى اللہُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ عَلَى رَاحِلَتِهِ فَصَلَّى بِهِم ، يُومِئُ إِيمَاءً ، يَجعَلُ السُّجُودَ أَخفَضَ مِنَ الرُّكُوعِ"

م اور آپ کے صحابہ کرام رضوان اللہ عنھم اجمعین ایک تنگ سی گھاٹی میں پہنچے، آپ اپنی سواری پر سوار تھے۔ اوپر بادل چھائے ہوئے تھے اور نیچے زمین گیلی تھی، نماز کا وقت ہوگیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مؤذن کو حکم دیا، اس نے اذان دی اور پھر اقامت کہی، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سواری پر سوار ہ

(4)۔ جو شخص حالت عذر میں سواری پر فرض ادا کرنا چاہے اس کے لیے ضروری ہے کہ وہ قبلہ کی طرف رخ کرے بشرطیکہ ایسا ممکن ہو کیونکہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے :

ہُ...١٥٠... سورة البقرة

آپ جہاں کہیں ہوں اپنا منہ اسی طرف پھیرا کریں۔ "[12]

اللَّهَ مَا استَطَعتُم...١٦... سورة التغابن

مد تعالیٰ سے حسب طاقت ڈرو۔ "[13]

ن کو جس عمل کی ادائیگی پر طاقت وقدرت نہیں اس کا وہ مکلف بھی نہیں، مثلاً : مسافر شخص اگر قبلہ کی طرف رخ کرنے پر قدرت نہیں رکھتا تو استقبال قبلہ اس کے لیے لازم نہیں، وہ حسب حال نماز پڑھ لے۔ اسی طرح ہوائی جہاز میں بیٹھا شخص حسب استطاعت کھڑے ہوکر یا بیٹھ کر مکمل رکوع وسجدہ کرکے یا اشا

ے :

ۃِ...١٠١... سورة النساء

سفر میں جارہے ہو تو تم پر نمازوں کے قصر کرنے میں کوئی گناہ نہیں ۔ "[14]

م صلی اللہ علیہ وسلم نے سفر میں ہمیشہ قصر نماز ہی پڑھی ہے ۔ بنا بریں جمہور علماء کے ہاں نماز کا قصر کرنا پوری پڑھنے سے افضل ہے ۔ صحیحین میں روایت ہے :

للہُ الصَّلَاۃَ حِینَ فَرَضَہَا رَکْعَتَیْنِ رَکْعَتَیْنِ فِی الْحَضَرِ وَالسَّفَرِ، فَأُقِرَّتْ صَلَاۃُ السَّفَرِ وَزِیدَ فِی صَلَاۃِ الْحَضَرِ "

رکعت فرض کی گئی تھی ، پھر سفر کی نماز قائم رکھی گئی اور حضر (اقامت) کی بڑھادی گئی ۔ "[15]

ا عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قول ہے :

ۃ السَّفَرِ رَکْعَتَانِ ۔۔۔۔۔۔۔۔۔ تَمَامٌ غَیْرُ قَصْرٍ "

نماز دو رکعتیں ہیں ۔۔۔۔۔ یہ مکمل نماز ہے قصر نہیں ۔ "[16]

(5) ۔

(6) ۔

(7) ۔ مسافر کے لیے ظہر اور عصر اسی طرح مغرب اور عشاء دو نمازوں کو ایک وقت میں جمع کر کے ادا کرنا جائز ہے ۔ جس طرح مسافر کے لیے قصر کرنا جائز ہے ، اسی طرح جمع کرنا بھی جائز ہے ، البتہ جمع کی یہ رخصت عارضی ہے اس پر عمل ضرورت کے وقت ہو گا ، مثلاً : کسی مسافر کو منزل پر پہنچنے کی جلدی ہو

صلی اللہ علیہ وسلم کَانَ "فِي غَزْوَةِ تَبُوکَ إِذَا ارْتَحَلَ قَبْلَ زَيْغِ الشَّمْسِ أَخَّرَ الظُّهْرَ إِلَى أَنْ يَجْمَعَهَا إِلَى الْعَصْرِ فَيُصَلِّيَهُمَا جَمِيعًا ، وَإِذَا ارْتَحَلَ بَعْدَ زَيْغِ الشَّمْسِ عَجَّلَ الْعَصْرَ إِلَى الظُّهْرِ وَصَلَّى الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ جَمِيعًا ثُمَّ سَارَ ، وَكَانَ إِذَا ارْتَحَلَ قَبْلَ الْمَغْرِبِ أَخَّرَ الْمَغْرِبَ حَتَّى يُصَلِّيَهَا مَعَ الْعِشَاءِ ، وَإِذَا ارْتَحَلَ بَعْدَ الْمَغْرِبِ عَجَّلَ الْعِشَاءَ فَصَلَّاهَا مَعَ الْمَغْرِبِ "

سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم غزوۂ تبوک میں جب سورج ڈھلنے سے پہلے کوچ کرتے تو ظہر کو موخر کرتے یہاں تک کہ اسے عصر کے ساتھ ملا دیتے اور دونوں کو ایک ساتھ پڑھتے ، اور جب سورج ڈھلنے کے بعد کوچ کرتے تو عصر کو پہلے کر کے ظہر سے ملا دیتے اور ظہر اور عصر کو ایک ساتھ پڑھتے پھر ر

(8) ۔

(9) ۔

(10) ۔

رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں : " نمازوں کو جمع کرنے کی رخصت امت کی مشقت ختم کرنے کی خاطر ہے کہ انھیں جب ضرورت ہو تو جمع کرلیں ۔ اس مضمون کی تمام احادیث سے واضح ہوتا ہے کہ تنگی و تکلیف کے موقع پر ایک وقت میں دو نمازیں جمع کر کے پڑھی جاسکتی ہیں ۔ الغرض ! جب ترک جمع میں حرج ہو تب

وف فرماتے ہیں : " مریض حضرات نمازیں جمع کرسکتے ہیں جیسا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مستحاضہ عورت کے لیے دو دو نمازیں جمع کرنے کا حکم صادر فرمایا تھا ۔ "[19]

میں بتلا ہونے کی وجہ سے ہر نماز کے وقت طہارت حاصل کرنے سے عاجز ہے مثلاً : پیشاب کے قطروں کا آنا ، کسی زخم سے خون کا مسلسل رسنا ، نکسیر کا دائمی پھوٹنا وغیرہ تو (مستحاضہ پر قیاس کرتے ہوئے) ایسا شخص نمازیں جمع کرسکتا ہے ۔ چنانچہ جب سیدہ حمنہ بنت جحش رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے استحاضہ کے

وان قویت علی أن تؤخري الظهر و تعجلی العصر ثم تغتسلین و تصلین الظهر والعصر جمعا و تؤخري المغرب و تعجلی العشاء ثم تغتسلی و تجمعی بین الصلاتین ثم تغتسلی مع الفجر ثم تصلی کذلک فافعلی "

میں طاقت ہو تو ظہر کو مؤخر کر اور عصر میں جلدی کر ، پھر غسل کر کے ظہر اور عصر کو جمع کر کے پڑھ لے ، اسی طرح تو مغرب کو لیٹ کر اور عشاء میں جلدی کر ، پھر غسل کر کے دونوں نمازیں جمع کر کے پڑھ لے ۔ "[20]

(11) ۔ [21]

: " اگرچہ بارش رک چکی ہو لیکن بہت زیادہ کیچڑ ہو یا تاریک رات میں شدید ٹھنڈی ہوا چل رہی ہو یا اس قسم کی کوئی اور تکلیف دہ صورت حال ہو تو نمازیں جمع کرنی جائز ہیں اور یہ گھر میں نماز ادا کرنے سے بہتر ہے کیونکہ گھروں میں نماز پڑھنے سے ترک جماعت لازم آتی ہے جو بدعت ہے اور خلاف سنت ہے ۔ جبکہ

(12) ۔

ہے کہ عرفہ اور مزدلفہ میں نمازیں جمع کرنا سنت ہے اور دیگر مقامات پر ضرورت کے پیش نظر مباح ہے ، البتہ جب مسافر کو کوئی خاص ضرورت نہ ہو تو افضل یہ ہے کہ وہ ہر نماز وقت پر ادا کرے کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایام حج میں عرفہ اور مزدلفہ کے علاوہ کسی مقام پر نمازوں کو جمع کر کے نہیں پڑھ

اللہ تعالیٰ ہم سب کو مفید علم کے حصول اور نیک عمل کی توفیق عطا فرمائے ۔ آمین

4 :

خِفْتُمْ أَن يَفْتِنَكُمُ الَّذِينَ كَفَرُوا ... ١٠١ ... سورۃ النساء

وں کے قصر کرنے میں کوئی گناہ نہیں) اگر تمھیں ڈر ہو کہ کافر تمھیں ستائیں گے ۔ "[23]

اس آیت کریمہ کی روشنی میں آپ خود فیصلہ کرسکتے ہیں کہ کفار کے علاوہ اور کون ہیں جن سے جنگ کرنا جائز ہے ۔ واضح رہے جو جنگ شرعاً حرام ہے ، اس میں نماز خوف جائز نہیں ۔

ز خوف کی مشروعیت کی دلیل کتاب وسنت اور اجماع ہے ۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے :

ہُمْ ... ١٠٢ ... سورۃ النساء

ن میں ہو اور ان کے لئے نماز کھڑی کرو تو چاہئے کہ ان کی ایک جماعت تمہارے ساتھ اپنے ہتھیار لئے کھڑی ہو ، پھر جب یہ سجدہ کر چکیں تو یہ ہٹ کر تمہارے پیچھے آجائیں اور وہ دوسری جماعت جس نے نماز نہیں پڑھی وہ آجائے اور تیرے ساتھ نماز ادا کرے اور اپنا بچاؤ اور اپنے ہتھیار لئے رہے "[24]

ۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں : " رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نماز خوف کی چھ یا سات صورتیں منقول ہیں جو تمام کی تمام (موقع محل کی مناسبت سے) جائز ہیں ۔ "[25]

سلم کے عہد میں مشروع ہوئی جوتا قیامت قائم رہے گی۔ اس پر صحابہ رضوان اللہ عنھم اجمعین اور ائمہ کرام رحمۃ اللہ علیہ سب کا اجماع ہے، ماسوا ان چند افراد کے جو کسی گنتی میں نہیں ہیں۔

جا(13)۔

(14)۔ نماز خوف کی دو شرطیں ہیں:

1۔ دشمن ایسا ہو جس سے لڑنا شرعاً جائز ہو۔

2۔ حالت نماز میں اس کے حملے کا خطرہ موجود ہو۔

تعالیٰ کا فرمان ہے:

خِفتُمْ أَن يَفْتِنَكُمُ الَّذِينَ كَفَرُوا...۱۰۱...سورۃ النساء

نمازوں کے قصر کرنے میں کوئی گناہ نہیں) اگر تمھیں ڈر ہو کہ کافر تمھیں ستائیں گے۔"[26]

فرمان الٰہی ہے:

ُمْ...۱۰۲...سورۃ النساء

ہتے ہیں کہ کسی طرح تم اپنے ہتھیاروں اور سامان سے بے خبر ہو جاؤ تو وہ تم پر اچانک دھاوا بول دیں۔"[27]

ولا(15)۔ [28]

ن مجید کے بیان کردہ طریقے کے قریب ترین ہے کیونکہ اس میں جنگ اور نماز دونوں میں احتیاط کا پہلو پیش نظر رہتا ہے، نیز اس میں دشمن پر دباؤ برقرار رہتا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوہ ذات الرقاع کے موقع پر اسے ہی اپنایا تھا۔ اس طریقہ کی تفصیل درج ذیل ہے:

أَنَّ طَائِفَةً صَفَّتْ مَعَهُ، وَطَائِفَةٌ وِجَاهَ الْعَدُوِّ، فَصَلَّى بِالَّذِينَ مَعَهُ رَكْعَةً، ثُمَّ ثَبَتَ قَائِمًا، وَأَتَمُّوا لِأَنْفُسِهِمْ، ثُمَّ انْصَرَفُوا، فَصَفُّوا وِجَاهَ الْعَدُوِّ، وَجَاءَتِ الطَّائِفَةُ الْأُخْرَى، فَصَلَّى بِهِمُ الرَّكْعَةَ الَّتِي بَقِيَتْ، ثُمَّ ثَبَتَ جَالِسًا، وَأَتَمُّوا لِأَنْفُسِهِمْ، ثُمَّ سَلَّمَ بِهِمْ"

کے پیچھے صف بندی کر کے کھڑا ہو گیا، جب کہ دوسرا گروہ دشمنوں کے سامنے رہا جو گروہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے تھا آپ نے انھیں ایک رکعت پڑھائی، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم قیام میں کھڑے رہے جب کہ پیچھے والوں نے ایک اور رکعت خود پڑھ لی، یوں وہ دو رکعت مکمل کر کے دشمن کے سا

(15)۔ سیدنا جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نماز خوف کا طریقہ اس طرح مروی ہے:

مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةَ الْخَوْفِ، فَصَفَّنَا صَفَّيْنِ: صَفٌّ خَلْفَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَالْعَدُوُّ بَيْنَنَا وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ، فَكَبَّرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَبَّرْنَا جَمِيعًا، ثُمَّ رَكَعَ وَرَكَعْنَا جَمِيعًا، ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ وَرَفَعْنَا جَمِيعًا، ثُمَّ انْحَدَرَ بِالسُّجُودِ وَالصَّفُّ الَّذِي يَلِيهِ، وَقَامَ الصَّفُّ الْمُؤَخَّرُ فِي نَحْرِ الْعَدُوِّ، فَلَمَّا قَضَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ السُّجُودَ وَقَامَ الصَّفُّ الَّذِي يَلِيهِ انْحَدَرَ الصَّفُّ الْمُؤَخَّرُ بِالسُّجُودِ وَقَامُوا، ثُمَّ تَقَدَّمَ الصَّفُّ الْمُؤَخَّرُ وَتَأَخَّرَ الصَّفُّ الْمُقَدَّمُ، ثُمَّ رَكَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَكَعْنَا جَمِيعًا، ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ مِ

ڑے ہوئے، اور ہم نے دو صفیں کیں، اور دشمن ہمارے اور قبلہ کے درمیان تھا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تکبیر (تحریمہ) کہی، اور ہم نے بھی کہی، آپ نے رکوع کیا ہم نے بھی رکوع کیا، آپ (رکوع سے) اٹھے اور ہم بھی اٹھے، پھر جب آپ سجدے کے لیے جھکے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔

(16)۔ نماز خوف کا ایک طریقہ وہ بھی ہے جو سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے:

، وَالطَّائِفَةُ الْأُخْرَى مُوَاجِهَةُ الْعَدُوِّ، ثُمَّ انْصَرَفُوا، فَقَامُوا فِي مَقَامِ أَصْحَابِهِمْ، فَجَاءَ أُولَئِكَ فَصَلَّى بِهِمْ رَكْعَةً، ثُمَّ سَلَّمَ عَلَيْهِمْ، ثُمَّ قَامَ هَؤُلَاءِ فَقَضَوْا رَكْعَتَهُمْ، وَقَامَ هَؤُلَاءِ فَقَضَوْا رَكْعَتَهُمْ"

ل اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو گروہوں میں سے ایک گروہ کو ایک رکعت صلاۃ پڑھائی، اور دوسرا گروہ دشمن کے مقابلہ میں رہا، پھر یہ لوگ جا کر ان لوگوں کی جگہ پر کھڑے ہو گئے، اور وہ لوگ ان لوگوں کی جگہ پر آ گئے، تو آپ نے انہیں دوسری رکعت پڑھائی، پھر آپ نے سلام پھیر دیا، پھر یہ لوگ کھڑے ہوئے

(17)۔ نماز خوف کا ایک طریقہ یہ بھی ہے کہ امام ہر گروہ کو الگ الگ کر کے دو دو رکعتیں پڑھا دے۔"[32]

ل(18)۔ [33]

(18)۔ یہ تمام صورتیں تب اختیار کی جائیں جب جنگ جاری نہ ہو۔ اگر جنگ جاری ہو، تند و تیز حملے ہو رہے ہوں، شمشیر و سناں کا عام استعمال ہو رہا ہو اور نماز خوف کی مذکورہ صورتوں میں سے کوئی بھی ممکن نہ ہو، نماز کا وقت بھی ہو چکا ہو تو حسب حال جیسے بھی ممکن ہو، کوئی سوار ہو یا پیدل، کسی کا قبلہ کی طرف رخ

نًا...۲۳۹...سورۃ البقرۃ

تمھیں خوف ہو تو پیدل ہی سہی یا سواری سہی۔"[34]

(19)۔ بہتر یہ ہے کہ نماز خوف میں مسلمان دفاع کے لیے ضرورت کے مطابق ہلکا پھلکا اسلحہ ضرور اٹھا کر رکھیں۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

تَهُمْ "

پنے ہتھیار لیے رہیں۔"[35]

ہ(20)۔

نماز خوف کی ان عجیب و غریب صورتوں اور اس دقیق منصوبہ بندی سے اسلام میں نماز کی اہمیت اجاگر ہوتی ہے۔ اسی طرح نماز باجماعت کی اہمیت بھی نمایاں ہوتی ہے کہ ان مشکل حالات میں بھی دونوں چیزیں معاف نہ ہوئیں۔ اس سے شریعت اسلامیہ کے کمال کا بھی ہمیں علم ہوتا ہے کہ اس کے احکام کہ

اللہ تعالیٰ ہمیں اس پر عمل کرنے کی توفیق دے اور اسی پر زندگی کا خاتمہ کرے۔ بے شک وہ دعا کو سننے والا اور قبول کرنے والا ہے۔

---

[1] 22/78۔

[2] البقرۃ 2/185۔

[3] البقرۃ 2/286۔

[4] التغابن: 64۔16۔

[5] 2/258 1337 7288۔

[6] حدیث 1117 وسنن ابی داود الصلاۃ باب فی صلاۃ القاعد حدیث 952۔

[7] حدیث 372۔

[8] التغابن: 64۔16۔

[9] حدیث 689۔

[10] 4/29۔

[11] حدیث 1174 ومسند احمد 4/173 واللفظ لہ۔

[12] البقرۃ: 2/144۔

[13] التغابن: 64۔16۔

[14] النساء 4/101۔

[15] حدیث 1090 وصحیح مسلم کتاب وباب صلاۃ المسافرین وقصرھا حدیث 685۔

[16] مسند احمد 1/37۔

[17] حدیث 1220 553۔

[18] 24/84۔

[19] الفتاوی 24/26۔

[20] حدیث 287 ومسند احمد 5/439۔

[21] یہ روایات ہمیں نہیں ملیں۔ (ع۔و)۔

[22] 24/29۔30۔

[23] النساء 4/101۔

[24] النساء: 4/102۔

[25] الشرح الکبیر 2/264 ونیل الاوطار 3/360۔

[26] النساء 4/101۔

[27] النساء: 4/102۔

[28] المغنی والشرح الکبیر 2/264۔

[29] صلاۃ الخوف حدیث 4129 842۔

[30] حدیث 840۔

[31] حدیث 4133 وصحیح مسلم صلاۃ المسافرین باب صلاۃ الخوف حدیث 839۔

[32] حدیث 1248 وسنن النسائی صلاۃ الخوف حدیث: 1552، ومسند احمد 5/39۔49۔

[33] صلاۃ الخوف حدیث 4136 843۔

[34] البقرۃ 2/239۔

[35] النساء: 4/102۔

ذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب